پر ایمان رکھتے ہیں اُس کے اعلاء و احیاء کا سامان کریں اور اپنی زندگی اُس کے مطابق بسر کریں تو لاریب اُن کی یہ آزادی مطلعِ گیتی پر ایک آفتابِ تازہ کا طلوع ہے۔

ہمارے ملک کا تیسرا جنرل الیکشن جو جمہوریت کا روشن اور ناقابلِ انکار ثبوت ہے بخیر و عافیت گذر گیا اور جیسا کہ ہر شخص سمجھتا تھا کانگریس ہی ملک کی سب سے بڑی پارٹی کی حیثیت سے کامیاب ہوئی اور اُس کی ہی وزارتیں اور حکومتیں بنی اور بن رہی ہیں لیکن اس الیکشن نے چند حقیقتیں بالکل عریاں کر دی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ (۱) کانگریس کا اندرونی ڈھانچہ اور اُس کا نظام بالکل کھوکھلا ہو چکا ہے اور اُس میں اب جو کچھ جان ہے وہ محض پنڈت جی کے دم سے ہے (۲) ملک میں فرقہ پرستی اور علیحدگی پسندی کے رجحانات بڑی سُرعت سے اپنا کام کر رہے ہیں (۳) پہلے خیال تھا کہ کانگریس مٹی تو اس کی جگہ کمیونسٹ لیں گے۔ مگر یہ خیال غلط نکلا اب یقینی ہے کہ اگر کانگریس ختم ہوئی تو یا تو ملک طوائف الملوکی کا شکار ہوگا یا کسی فرقہ پرست پارٹی کی حکومت بنے گی۔ یہ سب صورتیں ملک کے لئے حد درجہ خطرناک اور تباہ کن ہونگی۔ اس الیکشن نے کانگریس کو پانچ برس کا اور موقع دیا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ملک کو اس تباہی سے بچانے کے لئے موزوں اور فوری اقدامات کرے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں مولانا احمد علی اور مسٹر شعیب قریشی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور رہگزائے عالم جاودانی ہوگئے۔ مولانا احمد علی خلفۂ دیوبند کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔ بلند پایہ عالم، وسیع النظر مفکر اور درویش صفت بزرگ ہونے کے علاوہ اونچے درجہ کے صاحب معرفت و باطن بھی تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور اُس کی تعلیم و تدریس سے خاص شغف تھا اور اُس کا بڑا اہتمام کرتے تھے، دارالعلوم دیوبند اور دوسرے مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل طلبا اسی غرض سے لاہور جاتے اور چند ماہ قیام کر کے مولانا کے مخصوص درس قرآن سے مستفید ہوتے تھے۔ پنجاب کے انگریزی تعلیم یافتہ حضرات بھی موصوف کے زیر اثر تھے اور اُن کی اچھی خاصی تعداد اس درس میں پابندی سے شریک ہوتی تھی۔ پنجاب میں مولانا کی ذات جو احیاء دینی، روحانی و اخلاقی تعلیم و تربیت اور نشر و تبلیغ علوم و معارفِ قرآنیہ کے لئے وقف تھی۔ مرجع عوام و خواص تھی۔ تقریر موثر اور دلپذیر ہوتی تھی مگر مجلس میں کم سخنی و کم گوئی اُن کی خو تھی۔ زندگی بڑی سادہ تھی، تکلف، تصنع اور مادی آرائش و زیبائش سے نفرت تھی۔ ان خوبیوں کے علاوہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے۔ تحریکِ خلافت اور اُس کے بعد جدوجہد آزادی